بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

بروز منگل

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۱۶ شعبان ۱۳۹۲ھ ۲۶ تبوک ۱۳۵۱ہش ۲۶ ستمبر ۱۹۷۲ء | نمبر ۲۱۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۵ تبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۲۳ تبوک۔ بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں مجلس ارشاد مرکزیہ کا ماہانہ اجلاس زیر صدارت محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل ناظر تصنیف و اشاعت لٹریچر منعقد ہوا۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی جو کہ محترم ابوالفرج الحسنی صاحب نے کی۔ تلاوت کے بعد محترم شیخ عبد القادر صاحب نے طوفان نوح کے بارہ میں قرآن مجید اور بائیبل کا موازنہ کرتے ہوئے اپنا پُرمغز مقالہ پیش فرمایا۔

آپ کے بعد محترم سید عبد الحی صاحب شاہد۔ ایم اے نے "مساجد سے نفع اندوزی" پر اپنا مقالہ پڑھا

اس کے بعد محترم پروفیسر ملک مبارک احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام یدعون لک ابدال الشام پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

آخر میں صدر محترم نے حاضرین سے خطاب فرمایا اور دعا کے بعد رات آٹھ بجے یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۷۲ء کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب نے لیفٹیننٹ طاہر احمد صاحب جاوید (پاکستان نیوی) کا نکاح عزیزہ آنسہ منصورہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد امین صاحب (ماڈرن موٹرز) دارالصدر شرقی ربوہ کے ہمراہ آٹھ ہزار حق مہر پر پڑھا۔

عزیز طاہر احمد صاحب جاوید حضرت مولوی فضل الدین صاحب وکیل رضی اللہ عنہ کے فرزند اور حضرت بھائی عبد الرحیم صاحب قادیانی رضی اللہ عنہ کے نواسے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا باعث بنائے۔ آمین

نمائندگان شوریٰ خدام الاحمدیہ

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی شوریٰ میں شمولیت کے لئے نمائندگان کا انتخاب کر کے ان کے نام جلد از جلد مرکز میں ارسال کریں۔

اجتماع ۵۔۶۔۷ اکتوبر بروز جمعرات جمعہ۔ ہفتہ۔ ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔

معتمد
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ سے زیادہ پیار اور رحم اور محبت کرنی کوئی نہیں جانتا

لیکن جو اُسے آزماتا ہے وہ خود آزمایا جاتا ہے

"خدا تعالیٰ سے زیادہ پیار اور رحم اور محبت کرنی کوئی نہیں جانتا۔ لیکن اخلاص ضروری ہے۔ کوئی دل سے اُس کا ہو، پھر دیکھے کہ آیا مخلص کی دستگیری اور کفالت اسکی خوبی ہے کہ نہیں۔ لیکن جو اُسے آزماتا ہے وہ خود آزمایا جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور اسلام لایا۔ بعد ازاں اندھا ہو گیا، اور کہنے لگا کہ اسلام قبول کرنے سے یہ آفت مجھ پر آئی ہے اس لئے کافر ہو گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے بہت سمجھایا۔ لیکن نہ مانا۔ حالانکہ اگر وہ مسلمان رہتا تو خدا تعالیٰ تو اس امر پر قادر تھا کہ اُسے دوبارہ بینائی بخش دیتا لیکن کافر ہو کر دُنیا سے تو اندھا تھا دین سے بھی اندھا بن گیا۔ مجھے فکر ہے کہ بہت سے ایسے لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ کو آزماتے ہیں، ایسا نہ ہو کہ وہ خود آزمائے جاویں۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو مجھ پر ایمان لاوے، اوّل وہ مصائب کے لئے تیار رہے۔ مگر یہ سب کچھ اوائل میں ہوتا ہے۔ اگر صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اُس پر فضل کر دیتا ہے کیونکہ مومن کیلئے دو حالتیں ہیں۔ اوّل تو یہ کہ جب ایمان لاتا ہے تو مصائب کا ایک دوزخ اُسی کیلئے تیار کیا جاتا ہے جس میں اُسے کچھ عرصہ رہنا پڑتا ہے اور اسکے صبر اور استقلال کا امتحان کیا جاتا ہے۔ اور جب وہ اس میں ثابت قدمی دکھاتا ہے تو دوسری حالت یہ ہے کہ اس دوزخ کو جنت سے بدل دیا جاتا ہے۔ جیسے کہ بخاری میں حدیث ہے کہ مومن بذریعہ نوافل کے اللہ تعالیٰ سے یہانتک قُرب حاصل کرتا ہے کہ وہ اسکی آنکھ ہو جاتا ہے جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اور کان ہو جاتا ہے جس سے سُنتا ہے۔ اور ہاتھ ہو جاتا ہے جس سے وہ پکڑتا ہے۔ اور پاؤں ہو جاتا ہے جس سے وہ چلتا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اُسکی زبان ہو جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے۔ اور ایسے لوگوں کیلئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَاٰذَنْتُہٗ لِلْحَرْبِ کہ جو شخص میرے ولی کی عداوت کرتا ہے وہ جنگ کے لئے تیار ہو جاوے۔ اس قدر غیرت خدا تعالیٰ کو اپنے بندے کے لئے ہوتی ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۲۶، ۱۲۷)

پبلشر:۔ مسعود احمد، پرنٹر:۔ سید عبد الحی، مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ، قائم مقام ایڈیٹر:۔ شیخ خورشید احمد

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲۶ر تبوک ۱۳۵۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان کی سلامتی اور جماعتی ذمہ داریوں کی ادائیگی کے لئے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی طرف سے تحریک دعائے خاص

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۲ تبوک (۲۲ ستمبر) کو جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اس میں حضور نے اپنی علالت طبع کا اور مبلغ ہالینڈ محترم مولوی ابوبکر ایوب صاحب مرحوم و مغفور کی مخلصانہ خدماتِ دین کا ذکر کرنے کے بعد دو نہایت ضروری اور اہم امور کیلئے احباب جماعت کو دعا کی تحریک فرمائی ہے۔ حضور کے خطبہ کے اس حصہ کا خلاصہ اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

حضور نے پہلی تحریکِ دعا پاکستان کے استحکام اور اس کی سلامتی کے لئے فرمائی۔ اس ضمن میں حضور نے فرمایا۔ ہمارا ملک اسوقت جن مخدوش اور نازک حالات میں سے گذر رہا ہے وہ ہر صاحبِ فراست انسان کیلئے باعثِ تشویش ہیں۔ ملک کے بیرونی اور اندرونی دشمن اپنی شاطرانہ چالوں سے ملک کو کمزور کرنے کے درپے ہیں۔ بیرونی دنیا میں پاکستان کے دوست بھی ہیں جو ہماری قابلِ قدر مدد کر رہے ہیں لیکن بڑا حصہ دشمن ہے اور پاکستان کو ہر طرح کمزور کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ ان حالات میں ہماری جماعت کے احباب کو چاہیئے کہ وہ ملک کی سلامتی اور استحکام کیلئے خصوصیت سے دعائیں کریں اور صدقات کا اہتمام بھی کریں تاکہ اسکے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کو ہر طرح کے خطرات سے بچائے رکھے اور خود اسکی حفاظت فرمائے۔ حضور نے فرمایا ہمیں یہ بھی دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ پوری پاکستانی قوم کو دعائیں کرنے اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کی توفیق بخشے۔ کیونکہ ہماری دعاؤں کے ساتھ ہی اگر پوری قوم کی دعائیں، صدقات اور رجوع الی اللہ شامل ہو جائے تو یقیناً وہ بہت زیادہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے اور اسکی تائید و نصرت کو لانے کا موجب ہوگا۔ بہرحال ہمیں دعاؤں میں لگ جانا چاہیئے اور اللہ تعالیٰ سے اپنے ملک کے لئے ہر قسم کی خیر اور برکت مانگنی چاہیئے۔

دوسری تحریک دعا حضور نے یہ فرمائی کہ ہماری جماعت پر غلبہ اسلام کی مہم کو کامیابی سے چلانے کی جو عظیم ذمہ داری ڈالی گئی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری آئندہ نسلوں کو اسے کما حقہ ادا کرنے کی توفیق بخشے۔ حضور نے فرمایا۔ موت حیات کا سلسلہ انسان کے ساتھ لگا ہوا ہے اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے ہم پر ساری دنیا کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرنے کی جو عظیم ذمہ داری ڈالی ہے اسے ہماری صرف ایک نسل پورا نہیں کر سکتی۔ کیونکہ قربانیوں کے زمانہ میں بڑی وسعت اور پھیلاؤ ہے۔ ساری دنیا میں اسلام کو غالب کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ ایک طرف ہم اللہ تعالیٰ کی ان عظیم بشارتوں کو دیکھتے ہیں جو اس نے غلبہ اسلام کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیں۔ اور دوسری طرف ہم اپنے آپکو انتہائی کمزوری کی حالت میں پاتے ہیں۔ خدا کے عظیم وعدوں کے مقابلہ میں ہمارے کندھے انتہائی کمزور ہیں ایک وسیع کام ہمارے سپرد ہے لیکن ذرائع انتہائی محدود نظر آتے ہیں۔ اگر خدا تعالیٰ کا خاص فضل شاملِ حال نہ ہو تو بظاہر ہم کامیابی کا تصور تک نہیں کر سکتے۔ ان حالات میں دعا ہی ہمارا سہارا ہے۔ ہر احمدی کو یہ دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہمیں وہ کام کرنے کی توفیق بخشے جو اس نے ہمارے سپرد کر رکھا ہے ہم کسی مرحلہ پر بھی کمزوری نہ دکھائیں اور اپنی نوجوان نسل کی تربیت کی طرف ہر وقت نظر رکھیں تاکہ وہ بھی غلبہ اسلام کے سلسلے میں اپنی ذمہ داریوں کو ادا کریں اور ایثار اور فدائیت کا ثبوت دیں۔ خدا کرے کہ ہمیں ایسی دعاؤں کی توفیق حاصل ہو جو اسکے نزدیک مقبول ہوں اور ہمیشہ ہی ہمیں ہزاروں کی تعداد میں ایسے مخلص دل اور روشن دماغ میسر ہوں جو اپنی زندگیوں کو اسکے دین کی خدمت کیلئے وقف رکھیں تاکہ ہمارے کام میں وسعت اور تیزی پیدا ہو اور اسکے بابرکت نتائج ظاہر ہوں۔ خدا تعالیٰ ہمیشہ ہی ہمیں اپنے نور سے منور رکھے اور اپنی رحمتوں سے نوازتا رہے اور خود ہماری انگلی پکڑ کر اس جہت کی طرف ہماری راہنمائی کرے جسکی طرف وہ ہمیں لیجانا چاہتا ہے۔ آمین

حضور کے اس حد درجہ ایمان افروز خطبہ جمعہ کا مکمل متن انشاء اللہ بعد میں شائع ہوگا لیکن خطبہ کی اہمیت اور تحریک دعا کی ضرورت کے پیش نظر ہم نے مندرجہ بالا سطور میں اپنے الفاظ میں حضور کے خطبہ کا خلاصہ عرض کر دیا ہے۔ تمام جماعتوں اور احباب کو چاہیئے کہ حضور کی تحریک کے مطابق انفرادی اور اجتماعی رنگ میں دعاؤں میں لگ جائیں اور صدقات کا بھی اہتمام کریں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری عاجزانہ التجاؤں کو قبول فرمائے۔ پاکستان کی خود حفاظت فرمائے۔ اسے ہر طرح کے خطرات سے محفوظ رکھے اور ہم سب کو اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

پلا ساقیا مجھ کو اپنی نظر سے!

کوئی کیا لکھے گا اسے آبِ زر سے
لکھی میں نے جو داستاں چشمِ تر سے

مجھے واسطہ کیا کبھی رہ گذر سے
میں بیٹھا ہوں شاید وہ گذریں ادھر سے

گنہگارو! آیا تو ہے ابرِ رحمت!
مگر اسکا کیا ہے یہ برسے نہ برسے

حذر غم کے طوفاں کے پانی سے کب تک
گذر جانے دو اسکو بھی آج سر سے

مجھے میکدہ سے نہ مے سے غرض ہے
پلا ساقیا مجھ کو اپنی نظر سے!

(عبد المنان ناہید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وفاتِ مسیح علیہ السلام کے متعلق سرسیدؒ مرحوم کی تصریحات

(مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ)

سرسید مرحوم نے اپنے زمانہ میں مسلمانوں کی بڑی کامیابی سے رہنمائی کی۔ مغل سلطنت کے زوال کے بعد مسلمانانِ ہند کی ترقی و خوشحالی کے لئے کارہائے نمایاں سرانجام دئے۔ مسلمانوں میں تعلیم و تدریس کی ترویج کے وہ باوا آدم کا مقام رکھتے ہیں۔ علی گڑھ یونیورسٹی کی بنیاد خالصتہً ان کی مساعی جمیلہ کی رہین منت ہے۔ آپ کئی علمی اور تاریخی کتب کے مصنف بھی ہیں۔ کئی رسالے اور مضامین مفیدہ تحریر کئے۔ ان کے کام میں خلوص تھا اور وہ دوراندیش رہنما تھے۔ آپ نے قرآن مجید کی تفسیر بھی تحریر کی ہے۔ سیرت نبویؐ پر بھی قلم اٹھایا ہے۔ ذیل میں ہم ان کا ایک تحقیقی مضمون بابت "وفاتِ مسیح" درج کرتے ہیں۔ اس مضمون میں آپ نے حضرت مسیح علیہ السلام کے مقام کی وضاحت کرتے ہوئے از روئے قرآن کریم ثابت کیا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔ آپ نے اس ضمن میں مَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ کی تفسیر و تشریح بھی خالصتہً علمی اور تحقیقی اور تاریخی شواہد کی روشنی میں تحریر کی ہے۔

سرسید مرحوم نے جس زمانہ میں یہ مضمون تحریر کیا اس وقت عیسائی فتنہ نے مسلمانوں کے خلاف محاذ کھڑا کیا ہوا تھا اور اس مسئلہ پر مسلمانوں میں ہر وقت تبادلۂ خیال ہوتا رہتا تھا۔ اس لئے سرسید نے اس مضمون میں بڑے ٹھوس انداز سے وفاتِ مسیح کے مسئلہ کو تحریر کیا ہے اور مسلمانانِ ہند اس اہم مسئلہ کے متعلق صحیح رہنمائی کر کے اس کی حقیقت بیان کی۔

سرسید مرحوم تحریر فرماتے ہیں:-

"مسلمان مفسروں کی عادت ہے کہ پرانے قصوں میں بغیر تحقیقات اصلیت کے اور بلاغور کرنے مقصد قرآن مجید پر جہاں تک ہو سکتا ہے یہودیوں اور عیسائیوں کی روایتوں کو لے لیتے ہیں انہوں نے پچھلی روایت کو زیادہ موثر سمجھا اور ظاہری الفاظ قرآن مجید کو اسکے مناسب پایا۔ اسلئے انہوں نے پچھلی روایت کو اختیار کیا اور قرآن مجید کے ایک لفظ کی بنا پر جس کو ہم آگے بیان کریں گے یہ قرار دیا کہ شمعون یا کسی اور کی صورت بدل کر بعینہٖ حضرت عیسیٰؑ کی سی صورت ہوگئی تھی اور یہودیوں نے اس کو حضرت عیسےٰ جان کر صلیب پر چڑھا دیا تھا اور وہ زندہ آسمان پر چلے گئے تھے۔

ظاہر المعلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ کے آسمان پر جانے میں مسلمانوں اور عیسائیوں کے اعتقاد میں چنداں تفاوت نہیں ہے۔ کیونکہ دونوں حضرت عیسےٰ کے زندہ آسمان پر چلے جانے کا اعتقاد رکھتے ہیں۔ مگر درحقیقت یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جو دونوں مذہبوں میں نہایت مختلف ہے۔ عیسائی مذہب میں حضرت عیسےٰؑ کے صلیب پر چڑھائے جانے اور صلیب ہی پر جان دینے کا اعتقاد رکن اعظم ایمان ہے۔ کیونکہ ان کے اعتقاد میں انسانوں کی نجات صرف حضرت عیسےٰ کے فدیہ ہونے یعنی صلیب پر جان دینے میں منحصر ہے جو کوئی اس امر کا اعتقاد نہ کرے وہ بموجب عیسائی مذہب کے نہ تو عیسائی نہیں ہے اور نہ نجات کا مستحق ہے پس مسلمانوں کا اعتقاد کہ حضرت عیسےٰ بغیر صلیب پر چڑھائے زندہ آسمان پر چلے گئے موجودہ عیسائی مذہب کے بالکل برخلاف ہے۔

اس واقعہ پر بحث کرنے سے پہلے ہم کو مناسب ہے کہ صلیب دینے کی نسبت کچھ بیان کریں کہ وہ کیونکر دی جاتی تھی اور کس طرح اس پر جان نکلتی تھی جاننا چاہیئے کہ صلیب ✝ بطور چلیپا کے اس صورت کی ہوتی تھی اُس پر چڑھانے کا طریقہ یہ تھا کہ انسان کے دونوں ہاتھ ان لکڑیوں پر جو بطور چلیپا میں تھیں پھیلا دیتے تھے اور اس کی ہتھیلیوں کو ان لکڑیوں سے ملا کر آہنی کیلیں ٹھوک دیتے تھے جہاں گول نشان ہے وہاں ایک مضبوط لکڑی لگی ہوتی تھی جو دونوں ٹانگوں کے بیچ میں رہتی تھی اور انسان اُس پر لٹک جاتا تھا۔ اس سے یہ غرض تھی کہ انسان بدن کے بوجھ سے نہ لٹکنے پاوے۔ پھر دونوں پاؤں کو اوپر نیچے کر کے اور نیچے کی لمبی لکڑی پر رکھ کر ایک لوہے کی میخ اس طرح ٹھونکتے تھے کہ دونوں پاؤں کو توڑ کر لکڑی میں نکل جاتی تھی اور کبھی پاؤں میں میخ نہیں ٹھوکتے تھے بلکہ رسی سے خوب جکڑ کر باندھ دیتے تھے صلیب پر چڑھا دینے سے انسان مر نہیں جاتا کیونکہ اس کی صرف ہتھیلیاں اور کبھی ہتھیلیاں اور پاؤں زخمی ہوتے تھے اس کے مرنے کا سبب یہ ہوتا تھا کہ چار چار پانچ پانچ دن تک اس کو صلیب پر لٹکائے رکھتے تھے اور ہاتھ پاؤں کے چھید اور بھوک اور پیاس اور دھوپ کا صدمہ اٹھاتے اٹھاتے کئی دن میں مر جاتا تھا۔ چنانچہ اس کی سند طیطوس کی شہادت سے جو کتاب سیطری کا کا صفحہ ۱۱ میں اور اربجریس کی شہادت سے جو تفسیر انجیل متی مطبوعہ گرینگارٹن صفحہ ۶۳ میں مندرج ہے اور ارنسٹ ریناں کا کتاب صفحہ ۲۵۰ سے جو حضرت مسیح کے حالات میں لکھی ہے اور یوسی بیس کی تاریخ کلیسا صفحہ ۲۹۱ سے بخوبی پائی جاتی ہے اب اس بات پر غور کرنی چاہیئے کہ حضرت عیسےٰؑ کس طرح صلیب پر چڑھایا گیا تھا جس دن حضرت عیسےٰ صلیب پر چڑھائے گئے وہ جمعہ کا دن تھا اور یہودیوں کی عید فسح کا تہوار تھا۔ دوپہر کا وقت تھا جب ان کو صلیب پر چڑھایا گیا۔ اس میں کچھ شبہ نہیں کہ ان کی ہتھیلیوں میں کیلیں ٹھوکی گئیں یا نہیں۔ کیونکہ انجیل یوحنا میں صاف ہتھیلیوں کے چھید دیکھنے کا ذکر ہے اور لوقا کی انجیل میں ... یہ ہاتھ پاؤں دونوں کا مگر اس اختلاف سے جو اصل امر ہے اس میں کچھ اثر پیدا نہیں ہوتا۔

عید فسح کے دن ختم ہونے پر یہودیوں کا سبت شروع ہونے والا تھا اور یہودی مذہب کی رو سے ضرور تھا کہ مقتول یا مصلوب کی لاش قبل ختم ہونے دن کے یعنی قبل شروع ہونے سبت کے دفن کر دی جاوے مگر صلیب پر انسان اس قدر جلدی نہیں مرتا تھا۔ اسلئے یہودیوں نے درخواست کی کہ حضرت مسیح کی ٹانگیں توڑ دی جاویں تاکہ فی الفور مر جاویں مگر حضرت عیسےٰؑ کی ٹانگیں توڑی نہیں گئیں اور لوگوں نے جانا کہ وہ اتنی دیر ہی میں مر گئے۔ یہ چھپی کا حضرت عیسےٰؑ کے پہلو میں ان کے زندہ یا مردہ ہونے کی شناخت کے لئے چھونا صرف یوحنا کی انجیل میں ہے اور کسی انجیل میں نہیں ہے اور نہ اس وقت جب کہ حضرت عیسےٰ نے اپنے ہاتھوں کے چھید حواریوں کو دکھلائے پسلی کے چھید کا دکھانا کسی انجیل میں لکھا ہے اس برچھی کا چھونا نہایت مشتبہ ہے۔ بہرحال بھی اگر وہ صحیح ہو تو وہ بھی کوئی ایسا زخم جس سے فی الفور ہلاکت ہو متصور نہیں ہو سکتا۔ جس طرح ان کے ہاتھ پاؤں زخمی تھے اسی طرح پسلی کے نیچے بھی ایک زخم تسلیم کیا جاوے۔

جب کہ لوگوں نے غلطی سے جانا کہ حضرت درحقیقت مر گئے ہیں تو یوسف نے حاکم سے ان کے دفن کر دینے کی درخواست کی۔ وہ نہایت متعجب ہوا کہ ایسے جلد مر گئے۔ اس قدر جلدی مر جانے کی خبر سے کچھ حاکم ہی متعجب نہیں ہوا بلکہ عیسائی بھی اس کو ناحق سمجھتے تھے اور اس نے تیسری صدی عیسوی میں جو عیسائی علماء تھے انہوں نے حضرت عیسےٰؑ کا اس قدر جلد صلیب پر مرنا آخرکار ایک معجزہ قرار دیا

غرضیکہ یوسف کو دفن کرنے کی اجازت مل گئی اور حضرت عیسےٰ صرف تین چار گھنٹے صلیب پر رہے کسی کتاب سے نہیں معلوم ہوتا کہ کوئی رسم تجہیز و تکفین کی حضرت عیسےٰ کے ساتھ عمل میں آئی تھی بلکہ صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ یوسف نے ان کو ایک لحد میں رکھا اور اس پر ایک پتھر ڈھانک دیا۔

اس بات کا تصفیہ نہیں ہو سکتا کہ یوسف نے یہ کام اسلئے کیا تھا کہ حضرت عیسےٰ کے دشمن یقین کر لیں کہ درحقیقت عیسےٰ مر گئے اور وہ جانتا تھا کہ وہ مرے نہیں ہیں یا اس ان کو مردہ سمجھ کر اس نے لحد میں رکھ دیا تھا۔ بہرحال رات کو وہ اس لحد میں نہ تھے اور اس سے پہلی بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ خود یہودیوں کو بھی شبہ تھا کہ وہ مر گئے ہیں یا نہیں۔ اسلئے صبح کو بروز شنبہ انہوں نے حاکم کی اجازت سے وہاں پر پہرہ متعین کر دیا۔ مگر اب کیا فائدہ تھا جو کچھ ہونا تھا وہ پہلے ہو چکا تھا۔

جب اس تمام واقعہ پر مورخانہ طور پر نظر ڈالی جاوے تو صاف ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت عیسےٰ صلیب پر مرے نہ تھے بلکہ ان پر ایسی حالت طاری ہوگئی تھی کہ لوگوں نے ان کو مردہ سمجھا تھا۔ اس امر کی نظیریں کہ صلیب پر سے لوگ زندہ اتر آئے ہیں تاریخ میں موجود ہیں۔ ڈاکٹر کلارک نے متی کی انجیل کی تفسیر میں لکھا ہے کہ ایسی کئی ایک مثالیں موجود ہیں کہ شخص مصلوب کئی دن تک زندہ رہا ہے۔ ہیروڈوٹس جو

مورخ نے لکھا ہے کہ سندوکیس دارا کے حکم سے صلیب پر چڑھایا گیا اور پھر اس کے حکم سے اتارا گیا وہ زندہ رہا اور رہا کر دیا گیا یوسیفس مورخ نے اپنی سوانح عمری میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ ٹیٹوس بادشاہ کے حکم سے بہت سے قیدی صلیب پر چڑھائے گئے ان میں سے تین آدمی اسکے ملاقاتی تھے اس نے بادشاہ سے ان کی سفارش کی وہ صلیب پر سے اتارے گئے اور ان کا معالجہ کیا گیا مگر ان میں سے دو آدمی مر گئے اور ایک شخص اچھا ہو گیا۔ حضرت عیسٰیؑ تین چار گھنٹے بعد صلیب سے اتار دیئے گئے تھے اور ہر طرح پر یقین ہو سکتا ہے کہ وہ زندہ ہی اتارے گئے قبر سے نکال لئے گئے اور وہ مخفی اپنے مریدوں کی حفاظت میں رہے حواریوں نے ان کو دیکھا اور ملے اور پھر کسی وقت اپنی موت سے مر گئے بلا شبہ ان کو یہودیوں کی عداوت کے خوف سے نہایت مخفی طور پر کسی نامعلوم مقام میں دفن کر دیا ہو گا جو اب تک نامعلوم ہے اور یہ مشہور کیا گیا ہو گا کہ وہ آسمان پر چلے گئے حضرت موسٰےؑ کی وفات کے وقت بھی نہایت شبہ تھا کہ بنی اسرائیل جو بیابانوں اور جنگلوں میں پھرتے پھرتے اور دشمنوں سے لڑتے لڑتے حضرت موسٰےؑ کے ساتھ نہایت تنگ ہو گئے تھے حضرت موسٰےؑ کی تلاش کے ساتھ کیا کہیں گے اس لئے کہ ان کو بھی ایک پہاڑ کی کھوہ میں ایسے نامعلوم مقام میں دفن کیا گیا تھا کہ آج تک کسی کو اس کا پتہ معلوم نہیں ہوا چنانچہ توریت کی پانچویں کتاب میں لکھا ہے کہ "پس موسیٰ بندہ خداوند در آنجا بزمین موآب موافق قول خداوند وفات کرد او را در دره زمین موآب برابر بیت فغور دفن کرد و ہیچ کس از مقبرہ او تا بہ امروز واقف نیست" حضرت علی مرتضیٰؓ کا جنازہ بھی خوارج کے خوف سے اس طرح مخفی طور پر دفن کیا تھا حالانکہ خوارج کا خوف بہ نسبت یہودیوں کے بہت کم تھا اور اسی طرح بعض لوگوں نے حضرت علی مرتضیٰؓ کی نسبت بھی کہا تھا کہ وہ آسمان پر چلے گئے

اب ہم کو قرآن پر غور کرنا چاہیئے کہ اس میں کیا لکھا ہے۔ قرآن مجید میں حضرت عیسٰےؑ کی وفات کے متعلق چار جگہ ذکر آیا ہے

اول تو سورۃ آل عمران میں اور وہ یہی آیت ہے جس کی ہم تفسیر لکھتے ہیں کہ جب "اذ قال اللہ یا عیسٰی اِنّی متوفیک ورافعک الی"
(آل عمران آیت ۵۶)
اللہ نے عیسٰے سے کہا کہ بے شک میں تجھ کو وفات دینے والا ہوں اور تجھ کو اپنی طرف رخ کرنے والا ہوں۔

دوم۔ سورۃ مائدہ میں جہاں فرمایا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ حضرت عیسٰے سے کہے گا کہ کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھ کو اور میری ماں کو خدا بناؤ تو حضرت عیسٰے کہیں گے کہ میں نے ان سے نہیں کہا بجز اس کے جس کا تو نے مجھ کو حکم دیا تھا کہ خدا کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا پروردگار ہے اور جب تک میں ان میں رہا ان پر شاہد تھا اور پھر جب تو نے مجھ کو وفات دی تو تو ان پر نگہبان تھا اور تو ہر چیز پر گواہ ہے"

سوم۔ سورۃ مریم میں جہاں فرمایا ہے کہ جب حضرت مریم حضرت عیسٰے کو علماء یہود سے کلام کرنے کو لے آئیں تو حضرت عیسٰے نے کہا کہ میں خدا کا بندہ اور نبی ہوں مجھ کو کتاب ملی ہے اور مجھ کو حکم دیا ہے نماز کا اور زکوٰۃ کا جب تک میں زندہ رہوں اور اپنی ماں کے ساتھ نیکی کرنے کا اور مجھ کو جبار و شقی نہیں بنایا ہے اور مجھ پر سلامتی ہے جس دن کہ میں پیدا ہوا اور جس دن کہ مروں گا اور جس دن کہ پھر زندہ ہو کر اٹھوں گا"

چہارم۔ سورۃ نساء میں جہاں یہودیوں کے کفر کے اقوال بیان کئے ہیں منجملہ ان کا یہ قول نقل کیا ہے کہ یہودی کہتے تھے ہم نے عیسٰے ابن مریم رسول خدا کو قتل کر ڈالا حالانکہ نہ انہوں نے ان کو قتل کیا اور نہ صلیب پر مارا لیکن ان پر (صلیب پر مارنے کی) شبیہ کر دی گئی اور جو لوگ کہ اس میں اختلاف کرتے ہیں البتہ وہ اس بات میں شک میں پڑے ہیں ان کو اس کا یقین نہیں ہے بجز گمان کی پیروی کے انہوں نے ان کو یقیناً قتل نہیں کیا بلکہ خدا نے اپنے پاس ان کو اٹھا لیا"

پہلی تین آیتوں سے حضرت عیسٰے کا اپنی موت سے وفات پانا علانیہ ظاہر ہے مگر چونکہ علمائے اسلام نے بہ تقلید بعض فرق نصاریٰ کے قبل اس کے کہ مطلب قرآن مجید پر غور کریں تسلیم کر لیا تھا کہ حضرت عیسٰے زندہ آسمان پر چلے گئے ہیں اس لئے انہوں نے ان آیتوں کے بعض الفاظ کو اپنی غیر محقق تسلیم کے مطابق کرنے کو بے جا کوشش کی ہے

پہلی آیت میں صاف لفظ "متوفیک" کا واقع ہے جس کے معنی عموماً ایسے مقام پر موت کے لئے جاتے ہیں۔ خود قرآن مجید سے اس کی تفسیر پائی جاتی ہے جہاں خدا نے فرمایا ہے۔ "اللہ یتوفی الانفس حین موتہا" ابن عباس اور محمد بن اسحاق نے بھی جیسے کہ تفسیر کبیر میں لکھا ہے۔ "متوفیک" کے معنی "ممیتک" کے لئے ہیں۔

یہی حال لفظ "توفیتنی" کا ہے۔ جو دوسری آیت میں ہے اور جس کے صاف معنی یہ ہیں کہ جب تو نے مجھ کو موت دی یعنی جب میں مر گیا اور ان میں نہیں رہا۔ تو تو ان کا نگہبان تھا۔

پہلی آیت میں اور چوتھی آیت میں لفظ "رفع" کا بھی آیا ہے۔ جس سے حضرت عیسٰی کی قدر و منزلت کا اظہار مقصود ہے۔ نہ یہ کہ ان کے جسم کو اٹھا لینے کا تفسیر کبیر میں بھی بعض علماء کا قول لکھا ہے۔ لفظ "رفع" کا تعظیماً اور تفخیماً بولا گیا ہے۔

جن علماء نے "متوفیک" کے معنی "ممیتک" کے قرار دیئے تھے۔ انہوں نے قرآن مجید کے ٹھیک ٹھیک معنی سمجھے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ یہودیوں نے حضرت عیسٰی کو قتل نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنی موت سے مرے۔ مگر انہوں نے "رافعک" کے معنوں میں غلطی کی، جو یہ خیال کیا کہ پھر زندہ ہو کر آسمان پر چلے گئے۔ کیونکہ "رافعک" کے لفظ سے جیسا ہم نے اوپر بیان کیا۔ آسمان پر جانا لازم نہیں آتا۔ تفسیر کبیر میں لکھا ہے۔ کہ حضرت عیسٰی پر موت طبعی طاری کرنے سے مقصود یہ تھا کہ ان کے دشمن ان کو قتل نہ کر سکیں۔ وہب کا یہ قول ہے کہ وہ تین گھنٹہ تک مردہ رہے اور محمد بن اسحاق کا قول ہے کہ وہ سات گھنٹہ تک، پھر زندہ ہوئے۔ اور آسمان پر چلے گئے، اور ربیع ابن انس کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اٹھاتے وقت موت دی۔

بہرحال ان اقوال سے اس قدر ثابت ہوا کہ بعض علماء اس بات کے قائل ہوئے ہیں کہ حضرت عیسٰی کو موت طبعی طاری ہوئی۔ اور بعض علماء نے "رفع" کے لفظ سے حضرت عیسٰی کے جسم کا آسمان پر اٹھا لینا مراد نہیں لیا، بلکہ اس سے ان کی قدر و منزلت مراد لی ہے۔ پس جب ان دونوں قولوں کو تسلیم کیا جاوے تو جو ہم بیان کرتے ہیں، وہی پایا جاتا ہے کہ حضرت عیسٰی کو یہودیوں نے نہ سنگسار کر کے قتل کیا نہ صلیب پر قتل کیا، بلکہ وہ اپنی موت سے مرے۔ اور خدا نے ان کے درجہ اور مرتبہ کو مرتفع کیا۔

ان آیتوں میں ایک اور لفظ بھی غور کے قابل ہے۔ یعنی "مادمت فیہم" اس کے صاف معنی ہیں کہ جب تک میں زندہ تھا، اور اس کی سند خود قرآن مجید کی دوسری آیت میں موجود ہے۔ جہاں فرمایا ہے۔ "مادمت حیا" پس صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جو معنی "حیا" کے ہیں۔ وہی معنی "فیہم" کے ہیں۔ اس کے بعد ہے۔ "فلما توفیتنی" تو اس سے اور بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اس لفظ سے "حیا" ہی مراد تھی۔ اور مطلب بالکل صاف ہو جاتا ہے کہ جب تک میں ان میں تھا یعنی زندہ تھا تو میں ان پر شاہد تھا۔ اور جب تو نے مجھے موت دی تو تو ان کا نگہبان رہا۔ پس ان دونوں آیتوں میں اس دنیا ہی میں حضرت عیسٰی کا زندہ رہنا اور اس دنیا ہی میں اپنی موت سے مرنا بخوبی ظاہر ہوتا ہے۔

اب باقی رہی چوتھی آیت۔ مگر جب یہ تحقیق ہو گیا کہ یہودی یہ دعویٰ کرتے تھے کہ ہم نے حضرت عیسٰی کو سنگسار کر کے قتل کیا تھا، اور عیسائی یہ یقین کرتے تھے کہ یہودیوں نے صلیب پر حضرت عیسٰی کو قتل کیا تھا۔ حالانکہ یہ دونوں باتیں غلط تھیں۔ وہ سنگسار تو ہرگز نہیں ہوئے صلیب پر البتہ لٹکائے گئے مگر صلیب پر مرے نہیں۔ ان دونوں اعتقادوں کے رد کرنے کو خدا نے فرمایا کہ "ما قتلوہ وما صلبوہ" پہلے "ما" نافیہ سے نفس قتل کا سلب ہوتا ہے اور دوسرے سے کمال صلیب کا۔ کیونکہ صلیب پر چڑھانے کی تکمیل اسی وقت تھی جب صلیب کے سبب موت واقع ہوتی، حالانکہ صلیب پر موت واقع نہیں ہوئی۔

"ولکن شبہ لہم" سے اور زیادہ تشریح اس مطلب کی ہوتی ہے۔ تشبیہ میں چار چیزیں ہوتی ہیں: ایک مشبہ اور ایک مشبہ بہ، ایک وجہ تشبیہ ایک مشبہ لہ۔ اس آیت میں صرف دو چیزیں بیان ہوئی ہیں۔ ایک مشبہ یعنی حضرت عیسٰی علیہ السلام تھے۔ دوسری مشبہ لہم جو یہودی تھے اور جو در پے قتل حضرت مسیح تھے۔ مشبہ بہ قرآن میں مذکور نہیں ہے۔ علمائے اسلام نے بعض عیسائی فرقوں کا یہ قول پایا کہ شمعون یا یہودا صلیب پر چڑھایا گیا تھا۔ انہوں نے جھٹ قرآن کے معنی بدل دیئے اور یہودا یا شمعون کو مشبہ اور حضرت عیسٰی کو مشبہ بہ۔ اور یہودا یا شمعون کی تبدیلی صورت وجہ تشبیہ قرار دے دیا، حالانکہ یہاں حرف مشبہ بہ محذوف ہے۔ اور وہ "موتی" ہے اور وجہ تشبیہ وہ حالت ہے جو حضرت عیسٰی پر طاری ہوئی تھی جس کے سبب وہ مردہ تصور ہوئے تھے۔ پس تقدیر آیت کی یہ ہے کہ "وَمَا صَلَبُوْہُ وَلٰکِنْ شُبِّہَ لَہُمْ بِالْمَوْتٰی" اس کی زیادہ تصریح اسی آیت کے اگلے لفظوں سے ہوتی ہے جہاں خدا نے فرمایا ہے کہ "جو لوگ اس میں اختلاف کرتے ہیں وہ شک میں ہیں ان کو کچھ علم نہیں ہے۔ بجز گمان کی پیروی کے" اور پھر اس کے بعد تاکیداً اور یقیناً فرمایا کہ "انہوں نے عیسٰی کو قتل نہیں کیا" اور اس مقام پر صلیب کا کچھ ذکر نہیں کیا بلکہ صرف قتل کی نفی کی اور اس سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ اوپر جو صلیب کی نفی کی تھی اس سے نفی قتل بالصلیب مراد تھی نہ مطلق صلیب پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقرری حفاظ برائے نماز تراویح

جن جماعتوں نے نظارت اصلاح وارشاد کو نماز تراویح میں قرآن مجید سنانے کے لئے حفاظ مہیا کرنے کے لئے لکھا تھا ان کی اطلاع اعلان جاتا ہے کہ مندرجہ ذیل حفاظ کو ان جماعتوں کے لئے تقرر کیا گیا ہے۔ حفاظ کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ متعلقہ جماعتوں کے امراء اور صدر صاحبان سے رابطہ پیدا کر کے انہیں اطلاع دیں کہ وہ کب پہنچ رہے ہیں۔

ان کے علاوہ جو حفاظ دوسرے مقامات پر تراویح پڑھانے کے لئے جا سکتے ہوں وہ فوری طور پر اپنے پتوں سے نظارت اصلاح وارشاد کو مطلع کریں تا ان کو جماعتوں میں مقرر کیا جائے۔

۱	شادمان ٹاؤن لاہور	حافظ محمد رفیق صاحب گجراتی
۲	محلہ دار العلوم ربوہ	حافظ مظفر احمد صاحب
۳	تربیلا ڈیم	مکرم قریشی محمد حنیف صاحب سائیکل سیاح
۴	تونڈی بھجروالی گوجرانوالہ	" سید احمد شاہ صاحب
۵	کیمبل پور شہر	" حافظ محمد اعظم صاحب نسیم
۶	منڈیالہ وڑائچ ضلع گوجرانوالہ	" مختار احمد صاحب رفیق
۷	ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ	" عبد الحی صاحب گھمبٹ پوری
۸	دار الحمد ماڈل ٹاؤن لاہور	" قاری محمد عاشق صاحب
۹	مبارک آباد ضلع سرگودھا	" غلام حسین صاحب چک ۱۵۲ ش
۱۰	گجرات شہر	" عبد الرحمن صاحب آف مہنڈہ
۱۱	شیخوپورہ شہر	" محمد شریف صاحب معلم حافظ کلاس
۱۲	گوجرانوالہ شہر	" عبد الحکیم صاحب گھمبٹ پوری
۱۳	سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ	" خدا بخش صاحب
۱۴	حلقہ سول لائن لاہور	" غفار الحق صاحب
۱۵	کھاریاں ضلع گجرات	" غلام محمد صاحب دیہاتی معلم
۱۶	سرگودھا شہر	" ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب
۱۷	مغل پورہ گنج لاہور	" حافظ کرام الٰہی صاحب

(ناظر اصلاح وارشاد)

سالانہ اجتماع میں داخلہ

سالانہ اجتماع میں داخلہ کے لئے ہر خادم کے لئے ضروری ہے کہ وہ کوائف داخلہ فارم پر کر کے قائد صاحب مقامی کی تصدیق سے ہمراہ لائے۔ یہ بات مد نظر رہے کہ کوائف فارم اجتماع سے قبل بذریعہ ڈاک مرکز میں نہ بھجوائے جائیں بلکہ ہر خادم اجتماع کے موقع پر ہی ساتھ لائے۔ اسی فارم کے دکھانے پر دفتر بیرون سے انہیں ٹکٹ جاری کیا جائے گا۔ تمام خدام مورخہ ۱۲ اکتوبر کو ہی پہنچ کر ٹکٹ حاصل کریں۔ تا دوسرے روز داخلہ میں سہولت ہو۔

(منتظم دفتر بیرون)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مغفرت

میری بچی عزیزہ محمودہ اختر اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب احسن ایم اے داود دال ضلع گجرات (ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ مڈل سکول [illegible] ضلع گجرات) مورخہ ۸/۹/۷۲ بعد جمعۃ المبارک بوقت ۸ بجے صبح کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد فوت ہو گئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اسی دن بعد نماز مغرب مسجد گولبازار ربوہ میں مکرم قریشی فضل حق صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ چونکہ مرحومہ موصیہ تھیں اس لئے بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کیا گیا قبر تیار ہونے پر مکرم مولوی عبد الکریم صاحب شرما نے دعا کرائی۔ عزیزہ مرحومہ نے دو لڑکیاں اور ایک لڑکا اپنی یادگار چھوڑا ہے جو ابھی بہت ہی چھوٹے ہیں اور اپنی والدہ کی جدائی کی وجہ سے سخت پریشان رہتے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور بچوں کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین (فضل دین [illegible])

سالانہ نتیجہ ٹیکنیکل ڈپلومہ کلاس ۱۹۷۲ء

امسال نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ کی چودہ طالبات نے لاہور بورڈ ڈیپارٹمنٹ کے تحت ٹیکنیکل ڈپلومہ کلاس کا امتحان نمایاں کامیابی کے ساتھ پاس کیا۔

یہ امر باعث مسرت ہے کہ عزیزہ نصرت جہاں نے اپنے سکول میں ۳۲۸/۴۰۰ نمبر لے کر اول آنے کے علاوہ پنجاب بورڈ میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔

ڈپلومہ کورس

۵۵۷	کلثوم بیگم	۳۱۲/۴۰۰	I
۵۵۸	نعیمہ بشریٰ	۳۱۹	I
۵۵۹	مریم صدیقہ	۲۹۵	I
۵۶۰	نصرت آرا	۳۲۱	III
۵۶۱	بشریٰ نذیر	۳۱۱	I
۵۶۲	امۃ النصیر	۳۲۲	II
۵۶۳	نصرت جہاں	۳۲۸	I
۵۶۴	امۃ الحلیم	۲۶۳	I

ایڈیشنل کلاس

۵۸۰	امۃ القیوم	۱۵۹/۲۰۰
۵۸۱	حفیظہ صادقہ	۱۳۳
۵۸۲	امۃ الودود	۱۶۱
۵۸۳	ریاض اختر	۱۵۹
۵۸۴	سعیدہ محمود	۱۳۵
۵۸۵	ریحانہ تقویم	۱۴۳

(ہیڈ مسٹریس)

انتخاب امیر ضلع جھنگ

تمام صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ ضلع جھنگ کی خدمت میں گزارش ہے کہ یکم اکتوبر ۱۹۷۲ء بروز اتوار مسجد احمدیہ جھنگ صدر میں تشریف لاویں دس بجے صبح امیر ضلع جھنگ کا انتخاب ہوگا۔ آپ کی حاضری نہایت ضروری ہے۔ تساہل نہ فرماویں۔

(میاں محمد بشیر احمد۔ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع جھنگ)

اجتماع پر خدام کا چندہ ساتھ لائیں

قائدین و ناظمین سالانہ اجتماع پر آتے ہوئے اپنا چندہ ہمراہ لا کر دفتر شعبہ مال میں جمع کرادیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

بازیافتہ گھڑی

خاکسار کو اڈہ لاریاں ربوہ اور ریلوے کراسنگ کی درمیانی سڑک پر گولبازار کے قریب سے ایک گھڑی ملی ہے جس دوست کی ہو نشانی بتا کر ذیل کے پتہ سے حاصل کر سکتے ہیں۔ (محمد ابراہیم فوجی پنشنر ملک کریانہ سٹور [illegible] مارکیٹ بالمقابل دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

درخواست دعا

خاکسار کے والد صاحب مکرم ماسٹر چراغ الدین صاحب تقریباً ایک ماہ سے درد گردہ کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی کامل و عاجل شفا کی دعا فرماویں۔ (ماسٹر [illegible] تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

مکان برائے فروخت

ایک پختہ مکان (نمبر ۲/۴۸ محلہ دار الرحمت وسطی بالمقابل پرائمری سکول) جو تین کمرے مع باتھ روم، باورچی خانہ اور برآمدہ پر مشتمل ہے قابل فروخت ہے رقبہ دس مرلے۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

شیخ عبد الہادی۔ ابن مولانا شیخ عبد القادر صاحب مرحوم مکان ۵۷ [illegible]۔ ۱۲ مسلم کالونی سمن آباد

لاہور

مجاہد سلسلہ محترم جناب مولانا ابوبکر ایوب صاحب سماٹری مرحوم

(از مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب)

مرحوم محترم جناب مولوی ابوبکر صاحب ایوب سماٹرا (انڈونیشیا) میں پیدا ہوئے وہاں کی مقامی تعلیم کے حصول کے بعد ان کے بزرگ والدین نے انہیں ہندوستان مزید تعلیم کے لئے بھجوایا۔ کلکتہ اور لاہور کے مدارس دیکھنے کے بعد انہوں نے اور ان کے چند ساتھی طلبہ نے اس بات کو ترجیح دی کہ وہ تکمیل تعلیم قادیان میں کریں۔ سات آٹھ سماٹری اور جاوی طلبہ قریباً نصف صدی پیشتر قادیان میں وارد ہوئے اس طرح جماعتی طور پر غیر ملکی طلبہ کا قادیان میں آنا ان دنوں شاذ تھا۔ اس سے احباب قادیان میں مسرت کی لہر دوڑ گئی۔

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ ان طلبہ کو پہلے اردو پڑھایا جائے تا انہیں علوم دینیہ کے پڑھنے میں سہولت ہو۔ چنانچہ اور انتظامات کے علاوہ مجھے بھی ان نوجوانوں کو اردو پڑھانے پر مقرر کیا گیا۔ میں ان دنوں مدرسہ احمدیہ کی آخری کلاس میں پڑھتا تھا۔ ان طلباء میں سے اکثر معمولی عربی سمجھتے تھے۔ غالباً چھ سات ماہ میں یہ ہونہار طالب علم اردو بولنے اور لکھنے لگ گئے۔ اور ان کی باقاعدہ تدریس کا مکمل انتظام ہو گیا۔ مولانا ابوبکر ایوب رحمہ اللہ ان طلبہ میں ذہین تر تھے۔ انہیں علم دین حاصل کرنے کا خاص شغف تھا۔ بالعموم یہ سارے ہی نوجوان خاص محنت سے پڑھتے تھے۔ جتنا عرصہ یہ لوگ قادیان میں رہے تعلیم و تدریس اور کھیلوں وغیرہ میں بھرپور حصہ لیتے رہے ان میں فٹ بال کے بعض خاص ماہر کھلاڑی تھے مدرسہ احمدیہ کی تعلیم کے بعد ان میں سے اکثریت نے پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا اور بعض نے مبلغین کلاس کا کورس بھی جامعہ احمدیہ میں ختم کیا۔

محترم مولانا ابوبکر صاحب کو یہ سعادت بھی حاصل تھی کہ وہ ایک عرصہ تک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہم جماعت رہے۔ قادیان سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد انہیں انڈونیشیا میں مبلغ سلسلہ مقرر کیا گیا۔ کامیابی سے سالہا سال تک فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد انہیں ہالینڈ میں مقرر کیا گیا کئی سال تک تبلیغ اسلام سرانجام دینے کے بعد واپس وطن ہوئے اور اب پھر قریباً دو سال قبل سلسلہ کی ہدایات کے مطابق ہالینڈ میں بطور انچارج مبلغ مقرر ہوئے اور اب وہیں خدمت دین بجا لاتے ہوئے غریب الوطنی میں انتقال فرما گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

ان کی موت سرنگ میں شہادت کی موت ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب نور الحق میں بلاد غیر میں تبلیغ اسلام کے لئے جانے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا ہے

ومن ذهب الى البلاد الانكليزية خالصاً لله فهو احد من الاصفياء وان تداركه الوفاة فهو من الشهداء

(روحانی خزائن جلد ۸)

کہ جو شخص خالص اللہ کے دین کی تبلیغ کے لئے انگریزی ممالک میں جائے گا وہ خدا کے برگزیدہ لوگوں میں سے ہو گا۔ اور اگر اس کی موت وہاں ہو جائے گی تو وہ شہداء میں شامل ہوگا۔"

پس حضرت مولوی ابوبکر ایوب صاحب نے راہ خدا میں تبلیغ کرتے ہوئے جام شہادت نوش کیا ہے۔ رحمہ اللہ ورفع درجاتہ فی الجنۃ۔

محترم مولانا موصی تھے اور مالی قربانیوں میں بھی بڑھے ہوئے باقاعدہ تھے۔ ان کے اہل و عیال سماٹرا میں ہیں۔ ان کی وصیت اور خدمت دین کے باعث سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں ان کا جنازہ ہالینڈ سے ربوہ لایا گیا ہے۔ تا ان کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہو سکے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بہت بلند فرمائے اور ان کے جملہ پسماندگان، اہلیہ محترمہ اور بچگان کو صبر کرنے کی توفیق بخشے اور اجر جزیل عطا فرمائے۔ آمین

(خاکسار ابوالعطاء)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

ہمیں اپنے اندر صحابہ کا رنگ پیدا کرنا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اب ایک اور جماعت مسیح موعود کی ہے جس نے اپنے اندر صحابہ کا رنگ پیدا کرنا ہے صحابہ کی تو وہ پاک جماعت تھی جس کی تعریف میں قرآن شریف بھرا پڑا ہے۔ کیا آپ لوگ ایسے ہیں۔ جب خدا کہتا ہے کہ حضرت مسیح کے ساتھ وہ لوگ ہوں گے جو صحابہ کے دوش بدوش ہوں گے۔ صحابہ تو وہ تھے جنہوں نے اپنا مال اپنا وطن راہ حق میں دے دیا اور سب کچھ چھوڑ دیا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا معاملہ اکثر سنا ہو گا۔ ایک دفعہ جب راہ خدا میں مال دینے کا حکم ہوا تو گھر کا کل اثاثہ لے آئے۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ گھر میں کیا چھوڑ آئے تو فرمایا کہ خدا اور رسول کو چھوڑ آیا ہوں۔" (ملفوظات جلد سوم)

اے مسیح محمدی کے پروانو! آپ خوش ہوں کہ آپ کے لئے اپنے اموال (جو دراصل اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں) اور اپنے وطن راہ حق میں دینے کے مواقع موجود ہیں۔ جب آپ کے پیارے امام نے نصرت جہاں سکیم کے ماتحت آپ کو پکارا تو آپ نے بلا جھجک لبیک کہی اور اسی کا نتیجہ ہے کہ ۱۸ نہایت قابل ڈاکٹر اور ۱۸ اعلیٰ تعلیم یافتہ اساتذہ اپنا وطن چھوڑ کر خدمت کے لئے جا چکے۔ اور مالی جہاد میں فراخدلی سے آپ نے وعدے کئے اب ان وعدوں کو پورا کرنے کا وقت ہے۔ نصرت جہاں ریزرو فنڈ کو مضبوط بنانا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

ایک ہونہار نوجوان کی وفات

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ عزیزم امجد حسین ابن کیپٹن ملک خادم حسین صاحب عمر بیس سال بروز بدھ مورخہ ۱۳ ستمبر مختصر بیماری کے بعد وفات پا گیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ذہین، صالح بچہ تھا۔ وہ فسٹ ایئر کا طالب علم تھا ابھی عالم شباب ہی میں اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنے پاس بلا لیا۔

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس صالح نوجوان کو جنت عطا فرمائے اپنی رضا اور رحمت کی چادر میں لپیٹ لے۔ اس کے بوڑھے اور بیمار والدین اور خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے مرحوم کے والدین نے اسلامی صبر کا بہترین نمونہ دکھایا ہے۔ اللہ تعالیٰ لواحقین، پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(غلام باری سیف فیکٹری ایریا ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مغفرت

میری بچی عزیزہ سلیمہ قدسیہ اہلیہ چوہدری اعجاز قدیر صاحب کراچی میں مورخہ ۱۷/۹/۷۲ کو بعد از طویل بیماری کی وجہ سے وفات پا گئی۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

احباب اس کی مغفرت کے لئے دعا فرمادیں نیز اللہ تعالیٰ ان کے بچوں کا حافظ و ناصر ہو آمین۔

محمد ابراہیم جلیل
سابق مبلغ ہالینڈ و افریقہ

درخواست دعا

میری ہمشیرہ صالحہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد شفیع صاحب ساہیوال ضلع گوجرانوالہ کے بازو پر گرنے سے شدید چوٹ لگی ہے۔ نیز ان کے دو بچے بھی کافی دیر سے مسلسل بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب کرام سے ان سب کی مکمل شفایابی کے لئے درد مندانہ دعا کی درخواست ہے۔

ذوالفقار احمد قمر ۲۶ فیکٹری ایریا ربوہ

۲۔ ... جماعت احمدیہ بہاولپور کے ایک مخلص دوست قمر الحسن صاحب عابد کی اہلیہ صاحبہ عرصہ سے بیمار ہیں اور اسی طرح خود بھی وہ آنکھوں کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔

(۳) صدر جماعت احمدیہ چک ۱۹۲ مراد مکرم مولوی برکت علی صاحب وکٹوریہ ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب کرام سے ان سب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(رانا مبارک احمد بہاولپور)

ضرورت ہے!

ایک مکان کی کرایہ پر دارالصدر یا دارالرحمت میں ۳ کمرے کچن، سٹور، باتھ روم (اٹیچڈ) برقی (فلش سسٹم) ہو۔ پانی بجلی اور سوئی گیس موجود ہو۔

معرفت عبداللطیف اینڈ سنز جنرل مرچنٹ نزد ریلوے کراسنگ گیٹ گول بازار ربوہ

[illegible]

[illegible]
9949